یکم مارچ ۱۹۱۳ء

خطبہ جمعہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآيِ ذِی الْقُرْبٰی وَ يَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ (النحل:۹۱)۔

اللہ تعالیٰ جو حکم کرتا ہے وہ سب انصاف پر مبنی ہوتا ہے۔ وہ تم کو بھی کہتا ہے کہ صراط مستقیم پر چلو کیونکہ نہ اس میں زیادتی ہوتی ہے نہ کمی ہوتی ہے۔

کسی کو دیوانہ پاگل سڑی اسی وقت کہتے ہیں جب کوئی حد سے تجاوز کر جائے۔ جو شخص سارا دن بولتا چلا جائے یا نمازوں میں لگ جائے کہ صبح کی نماز شروع کی اور عصر کا وقت کر دیا تو ایسا شخص اگرچہ نماز پڑھتا ہے مگر دیوانہ ہے۔ اسی طرح ایک شخص کی پانچ روپیہ تنخواہ ہو اور اس میں وہ چاہے کہ بیوی کا زیور بھی بن جائے، مکان بھی تیار ہو جائے اور ہم کو کسی کی محتاجی بھی نہ کرنی پڑے تو ایسے شخص کو پاگل ہی کہا جائے گا۔

میں نے ایک چھوٹی لڑکی کو کسی بات پر خوش ہو کر ایک روپیہ دیا۔ اس نے کہا کہ ایک تو یہ ہو گیا۔

ایک اور ہو گا تو دو ہو جائیں گے۔ پھر اسی طرح اس نے پچاس تک حساب لگالیا۔ میری بیوی نے ہنس کر کہا کہ تم نے اس کو ایک ہی روپیہ دیا ہے اور وہ تو پچاس روپے کا خرچ سوچ بیٹھی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کنجوس ہے۔ کسی کو بھی کچھ نہیں دے سکتی۔ اگر کوئی اس سے کچھ مانگے گا تو یہ سوچے گی کہ میرے ایک روپیہ کا نقصان نہیں بلکہ پچاس کا ہوتا ہے۔

اپنی آمدنیوں کے مطابق اپنے اخراجات رکھو۔ کیا کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی اولاد خراب ہو۔ کیا کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی شخص اس کے لڑکے یا لڑکی کو بدی سکھائے' خراب کرے' بدکار بنائے۔ میرے بھی لڑکی ہے۔ اس وقت میں اپنے آپ کو مخاطب کر رہا ہوں۔ جب کوئی یہ نہیں چاہتا تو پھر دوسروں کی اولاد کو جو تمہارے سپرد ہے' کیوں خراب ہونے کا موقع دیتے ہو۔ کیا کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کے ماتحت نافرمان ہوں۔ جب یہ نہیں چاہتا تو کیوں نافرمانی کرتے ہو؟ یہ لڑکے جو اپنے آفیسروں' استادوں کی نافرمانی کرتے ہیں اور طرح طرح کی بدعتیں کرتے ہیں' اگر یہ صاحب اولاد ہوں اور ان کی اولاد بدی' نافرمانی کرے تو ان کو معلوم ہو کہ کس قدر دکھ ہوتا ہے۔ جب ہم اپنے ماتحتوں کو اپنا فرمانبردار دیکھنا چاہتے ہیں تو ہم کو چاہئے کہ جس کے ہم ماتحت ہیں اس کے فرمانبردار ہوں۔ کیا کوئی چاہتا ہے کہ ہمارا مال کوئی شخص دھوکہ سے کھالے۔

ہم یہ ہرگز پسند نہیں کرتے کہ کوئی ہم کو دھوکہ دے یا ہم کسی کا دھوکہ کھائیں۔ اس لئے ہم کو بھی چاہئے کہ کسی کو دھوکہ نہ دیں۔ جہاں کسی کے دھوکہ کھانے کا موقع ہو وہاں اپنے آپ کو بچائیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے۔ جو بات تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے کیوں پسند کرتے ہو؟ وہ تم کو برائیوں سے روکتا ہے اور ہر قسم کی بغاوت سے روکتا ہے۔ تم کو وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

(بدر جلد ۱۳ نمبر ۱۔۔۔۶ / مارچ ۱۹۱۳ء صفحہ ۸)

☆-☆-☆-☆